چودھری افضل حقؒ

حج ......امیر اور غریب کی مساوات کا منظر

حج مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہے۔غریبوں سے ہم آہنگی اور مظاہر مساوات کا بے مثال موقعہ ہے۔وہاں کسی کو تاجِ شاہی ،کلاہِ خسروی پہن کر آنے کی اجازت نہیں۔وہاں صرف لنگے زیرو لنگے بالا۔نے غم دزدے نے غم کالا کے مصداق بننا پڑتا ہے شاہ ہو یا گدا سب کو احرام باندھ کر کئی کئی روز غریبانہ بسر کرنا ہوتا ہے۔ایک چادر کا تہبند اور ایک چادر اوڑھنے کو۔سردی کا موسم ہو تو مصیبت۔گرمی کے ایام ہوں تو تکلف۔سرننگا گرم لو یا ٹھنڈی ہوائیں جب دو چادروں میں بسر کر کے طواف اور سعی کرنی پڑتی ہے' تو غریبوں کی دردناک زندگی آنکھوں کے سامنے آنسو بن کر آجاتی ہے۔کعبہ یا اللہ کے گھر میں جو داخل ہوگا وہ بحال غریبانہ داخل ہو سکے گا۔آرائش زیبائش کے سارے سامان اتار کر بصورت درویشانہ جانا ہوگا۔یہ اس امر کا اسلامی اعلان ہے کہ خدا کو مساوات پسند ہے۔اسلام کے نزدیک انسانوں میں عدم مساوات سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔باقی سب گناہ اسی جذبہ غرور کی پیداوار ہیں۔انسان باغ ہستی کے رنگ برنگ کے پھول ہیں' ان سب کو روشنی اور پانی کی ضرورت ہے۔اگر ایک حصّہ کو پانی اور روشنی ملے دوسرے کو نہ ملے تو باغ کا دوسرا حصّہ مرجھا جائے گا۔کوئی کسی کے زیرسایہ پرورش نہیں پاسکتا۔ہمیں خدا نے امداد باہمی کی عقل دی ہے۔اس کی بنا پر فرائض کی تقسیم کا حق ہے لیکن دوسرے کو اپنے سے کمتر سمجھنے کا حق نہیں۔اسلام کامل مساوات کا ان تھک پیغام ہے۔ہر فرض اسلامی میں اللہ کی عبادت اور انسانوں میں مساوات کا قانون شامل ہے۔اسلام کی عمارت کے چار ستون ہیں۔نماز' روزہ حج' زکوٰۃ ان چاروں کی بنیاد مساوات کامل پر ہے۔سرکشی اور سرداری کے سارے سامان جلا کر بھائی بن کر بسر اوقات کرنے کا نام سچا دین ہے' جس کو اللہ کی حضوری کی خواہش ہے وہ بے سامان ہو کر رہے گا۔ارباب سامان الا ماشاء اللہ ہمیشہ سرکش ہوئے۔سرمایہ سامان امتیاز پیدا کرتا ہے اور عبادت کے منشا کو فوت کرتا ہے۔اس سرمائے سے کیا فائدہ جس سے ایمان کی پونجی برباد ہو جائے۔جن اللہ والوں نے کسی مصلحت کے ماتحت اسے پاس بھی رکھا تو سانپ کی طرح اس کی نگہداشت کی۔اس لئے الٹ پلٹ کر اسلام نے مختلف عبادات میں مساوات کی ریاضتوں کو قائم رکھا۔تاکہ کسی نظام یا کسی حال میں رہ کر یہ بات نظر سے اوجھل نہ ہو جائے کہ سچی زندگی مساوات کامل کی زندگی ہے۔عدم مساوات کی حالت میں امن کی صبح دنیا میں طلوع نہیں ہو سکتی۔گناہ اور جرم کی جڑ سرمائے کی غیر مساوی تقسیم اور جذبہ غرور ہے۔اسلام کی عبادت اور ریاضت،سرمایہ دار اور مغرور دونوں کے دماغ کا علاج ہیں۔

روزے کی ریاضت سے زیادہ حج کی صعوبت اور سختی ہے،غریب الدیار ہونا غم کا پشتارہ اٹھا کر صحرا میں سفر کرنا ہے۔اداسیاں ہر طرف استقبال کرتی ہیں۔ہر دلچسپ چیز' غم کی زرد چادر اوڑھے نظر آتی ہے۔ہر قدم بے یقینی کی منزل کی طرف اٹھتا ہے۔حج کا سفر' بجائے خود اندھیرے میں چھلانگ ہے' لیکن مراسم حج ایک ایسی مشقت ہیں جو نازک مزاجیوں کو غبار راہ بنا کر اڑا دیتی ہے۔بادشاہ کو بھی مزدور کی سی سعی کرنا پڑتی ہے اور سپاہی کی زندگی کا تجربہ اٹھانا پڑتا ہے۔اسلام نرم و نازک مذہب نہیں جو قالینوں پر لیٹ کر اور ریشمی گدیوں پر بیٹھ کر پروان چڑھے۔بلکہ ہر حال میں مزدور کی طرح بسر اوقات اسلامی زندگی کا جزو بنانا پڑتا ہے۔جو اس سے اٹھ کر امتیاز اور آرام کی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے گا وہ مسلمانوں کو ذلیل اور کمزور کرے گا۔مسلمان اللہ کی فوج کا سپاہی اور دنیا کی تعمیر کا مزدور ہے وہ ظلم کو دور کرنے کے لئے جان لڑائے اور اہل دنیا کے آرام کے لئے محل بنائے۔اسلام کی تمام عبادتوں اور ریاضتوں کا مقصد یہی ہے۔نماز' روزہ' حج عبادت بھی ہیں اور ریاضت بھی۔اس کا نتیجہ دنیا میں کامل امن' سچی اخوت اور پوری مساوات ہے۔